50763-کیا خاوند کی ناراضگی سے روزے کے اجر میں کمی ہوجاتی ہے ؟

سوال

کیا خاوند کو ناراض کرنے سے میرے روزے کے اجر و ثواب میں کمی ہوجائے گی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

خاوند اور بیوی کے تعلقات میں حسن معاشرت اور خوش اسلوبی اور محبت و پیار ہونا ضروری ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے نفسوں سے ہی تمہارے جوڑے پیدا کیے اور تمہارے مابین پیار و محبت اور رحمت پیدا کردی یقینا سوچ وبچار کرنے والی قوم کے لیے اس میں نشانی ہے}.الروم (21)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اور ان (بیویوں) کے ساتھ حسن معاشرت کا برتاؤ کرو}.النساء (19)

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ}.البقرۃ (228).

اس بنا پر خاوند اور بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو راضی رکھنے کی حرص رکھیں، اور ایسے افعال نہ کریں جس سے کوئی ایک ناراض ہو یا اسے تکلیف پہنچے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا : ام صالح (ان کی بیوی) بیس برس میرے ساتھ رہی میں اور اس نے کسی ایک کلمہ میں بھی اختلاف نہیں کیا!

اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند اور بیوی کے لیے ہر وہ چیز مشروع کی ہے جس سے ان کے مابین محبت والفت پیدا ہو اور اسے مضبوط کرے، اور اس کے خلاف ہر چیز منع فرمائی ہے.

اور اگر خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات اور معاملات میں اس شرعی قاعدہ کو جان لیں تو ان کی زندگی اس طرح صحیح اور مستقیم ہوجائے جس طرح اللہ تعالی چاہتا ہے، کہ وہ سکون اور محبت و مودت و مہربانی کے ساتھ زندگی بسر کریں.

خاوند اور بیوی دونوں شرعی طور پر ہر اس چیز کے مامور ہیں جو ان کے مابین محبت و مودت اور الفت پیدا کرے، اور اسے قوی بنائے، اور اس کے خلاف ہر چیز سے منع کیا گیا ہے.

حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو کثرت نماز اور روزہ سے منع کیا ہے اگر ایسا کرنے سے اس کے اہل و عیال کے حق ضائع ہوتے ہوں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :

"کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تورات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے ؟

تو میں نے عرض کیا میں ایسا ہی کرتا ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم نے اپنی آنکھ کو کمزور کر دیا، اور اپنے نفس کو تھکا دیا، یقینا تیری جان کا تجھ پر حق ہے، اور تیرے اہل و عیال کا تجھ پر حق ہے، لہذا تم روزہ بھی رکھو نہ بھی رکھو، اور قیام بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1153).

ہجمت عینک : یعنی زیادہ جاگنے کی وجہ سے اسے اندر دھنسا دیا یا کمزور کر دیا.

نفھت : یعنی اسے تھکا دیا.

دوم :

روزہ دار کو اخلاق حسنہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو وہ اس کا جواب اسی طرح نہ دے بلکہ صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے اور جواب میں اسے کہے کہ میں روزہ سے ہوں.

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"روزہ ڈھال ہے، لہذا (روزہ دار) نہ تو گالی گلوچ کرے اور نہ ہی جہالت کے کام، اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی نکالے تو وہ اسے دو بار یہ کہے : میں روزے سے ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

الرفث : گری اور فحش کلامی کو کہتے ہیں.... اور الجھل رفث کے قریب ہی ہے، یہ حکمت اور صحیح قول اور فعل کے خلاف ہے.

یہ علم میں رکھیں کہ گندی اور فحش کلام اور جہالت کی باتوں اور لڑائی جھگڑے اور آپس میں گالی گلوچ کرنے کی نہی روزے دار کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ ہر ایک مسلمان اصلا نہی میں اسی طرح ہے اور اسے منع کیا گیا ہے، لیکن روزے دار کو اس کی تاکید کی گئی ہے. واللہ اعلم انتہی، اختصار کے ساتھ.

اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں، بلکہ لغو اور گندی و فحش کلام سے رکنے کا نام روزہ ہے، اور اگر آپ کو کوئی شخص گالی دے، یا آپ کے ساتھ جاہلانہ کلام کرے تو آپ اسے کہیں: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں" علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5376) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لغو باطل کلام کو کہتے ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ باطل وہ کلام ہے جس میں کوئی فائدہ نہ ہو.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بری باتیں اور ان پر عمل اور جاہلانہ عمل ترک نہیں کرتا اللہ تعالی کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص کھانا اور پینا ترک کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6057).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ ان افعال سے روزے کے اجر و ثواب میں کمی ہو جاتی ہے....

السبکی الکبیر کا کہنا ہے:

حدیث میں ان اشیاء کا ذکر ہمیں دو چیزوں کی طرف متنبہ کرتا ہے:

پہلی:

عام حالت کے علاوہ روزے کی حالت میں ان کی قباحت بہت زیادہ ہے.

دوسری:

روزہ ان اشیاء سے سلیم ہونا چاہیے، اور یہ کہ روزے کا ان اشیاء سے سلیم ہونا اس کی صفت کمال ہے.

اور قوت کلام اس کی متقاضی ہے کہ روزہ کی بنا پر یہ اور بھی زیادہ قبیح ہے، تو اس کا تقاضا ہے کہ روزہ اس سے مکمل طور پر سلامت رہے، ان کا کہنا ہے کہ: اگر روزہ اس سے سلیم نہیں رہتا تو اس میں نقص ہو گا. انتہی

ماخوذ از فتح الباری کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

سوم:

خاوند کا اس کی بیوی پر بہت عظیم حق ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے} البقرۃ (228).

اور اگر تو خاوند کی ناراضگی کا سبب ہم بستری سے انکار ہو تو یہ اور بھی زیادہ عظیم اور شدید گناہ ہے؛ کیونکہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن خزیمہ میں عطاء بن دینار ھذلی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور نہ ہی وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے، اور نہ ہی ان کے سروں سے تجاوز کرتی ہے، ان میں سے ذکر کیا : اور وہ عورت جسے اس کا خاوند رات کو (ہم بستری کی) دعوت دے تو وہ انکار کر دے"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (485) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے تو وہ انکار کر دے اور خاوند اس پر ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436)

اور سوال نمبر (50063) کے جواب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ معصیت و نافرمانی روزے کے اجر و ثواب میں کمی کر دیتی ہے، اور اگر معاصی اور نافرمانیاں زیادہ ہو جائیں تو روزے کا اجر و ثواب بالکل ہی ختم ہو سکتا ہے.

اور اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی بھی دوسرے کے حقوق میں کمی اور کوتاہی کرتا ہے یا اسے ناراض کرتا ہے تو یہ اس کے روزے میں نقص کا سبب بنتا ہے.

یہ تو اس وقت ہے جب اس کی ناراضگی ناحق نہ ہو، کیونکہ بعض خاوند ناحق ہی ناراض ہو جاتے ہیں، اور بعض خاوند بیوی کی استقامت دین اور اصلاح دین کی بنا پر ناراض ہوتے ہیں، تو اس طرح اس کی ناراضگی باطل ہے.

اللہ تعالی سے سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں.

واللہ اعلم.